اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

نمبر ۳۴ | مطبوعہ ۲۰۔ اگسٹ ۱۸۹۱ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۹

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ عـــہ۱۱ر

ایضاً بیرونجات سے مع محصول ڈاک۔ عـــہ۲ار

،، دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی۔ عـــہ۲ر

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی *

ایڈیٹوریل

دیکھو ہم یروشلم کو جاتے ہیں۔ اور ابن آدم سردار کاہنوں اور فقیہوں کے حوالے کیا جائیگا۔ اور وہ اُسپر قتل کا حکم دینگے۔ اور اُسے غیر قوموں کے حوالے کرینگے۔ کہ ٹھٹھوں میں اُڑادیں۔ اور کوڑے ماریں۔ اور صلیب پر کھینچیں۔ پر وہ تیسرے دن جی اُٹھیگا ،، متی ۲۰ : ۱۸ و ۱۹ *

مسیح کا مرنا اور جی اُٹھنا متی کی انجیل سے لیکر مکاشفات کی کتاب تک ایسا صاف اور مفصّل بیان ہوا ہے۔ کہ ان دونوں باتوں میں ذرہ بھر شک و شبہ کو دخل اور گنجایش نہیں ہے ،، اسمیں شک نہیں کہ صرف ان دو باتوں پر ہی دین مسیحی کا سارا دار و مدار رکھا گیا ہے ،، اگر انمیں سے ایک بات واقعی اور دوسری غیر واقعی ٹھہرتی تو دین عیسوی مطلق کسی کام کا نہ تھا ،، لیکن شکر کا مقام ہے کہ مسیح خداوند نے خود۔ اور اُسکے بعد اُسکے رسولوں نے۔ ان باتوں کا ایسا صاف اور صحیح بیان کیا اور لکھا ہے۔ کہ ایماندار آدمی کے دل میں اُنکی نسبت کبھی کسیطرح کا شک نہ گذرے ،، خداوند جانتا تھا کہ اسکے بعد سچائی کے مخالف لوگ کھڑے ہونگے۔ اور اُسکی حیات و ممات کے بارہ میں غلط تعلیم دیکر بہتوں کو حقیقی ایمان سے برگشتہ اور راہ نجات سے گمراہ کرینگے ،، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ آج لاکھوں آدمی موجود ہیں۔ جو ہر دو واقعات مذکورہ بالا میں سے ایک کو قبول کرتے۔ اور دوسرے کو رد کرتے ہیں ،، یورپ کے بعض مشہور ملحدوں اور

بدعتیوں نے۔ باوجودیکہ اُسکی عمدگیت تعلیم اخلاق اور اُسکی نیک چلنی اور راستبازی کے مقر ہوگے۔ لیکن اُسکے جی اُٹھنے کا انکار کیا ،، محمدی لوگ اگرچہ اُس کی معجز نمائی اور عصمت و عظمت کو تسلیم کرتے۔ مگر اسکی موت کے قایل نہیں ہیں۔ اور یہہ ایک ایسی بھاری بات ہے کہ جسکی نسبت فی زماننا علمائے محمدیہ میں باہم بڑی بحث و تکرار واقع ہے۔ اور طرح طرح کی تاویلیں اور تفسیریں قرآنی آیات و احادیث کی کر رہے ہیں۔ اور انجیلی بیان سے قرآنی بیان کو مطابق کرنیکی کوشش و فکر میں حیران و سرگردان ہیں ،، ایک محمدی عالم اپنے خیال میں یوں بہتر سمجھتا ہے کہ قرآنی آیت وما قتلوہ وما صلبوہ اس معنی سے درست ہے۔ کہ مسیح تلوار سے قتل نہیں کیا گیا۔ اور مصلوب بمعنی استخوان شکستہ نہیں ہوا ،، دوسرا قیاس دوڑاتا ہے کہ مسیح صلیب دیا گیا۔ لیکن جبکہ اُسمیں کچھ جان باقی تھی اسے صلیب سے اوتار کے دفن کر دیا۔ اور شاگرد اسکی لاش کو نکال لے گئے۔ اور وہ چنگا بھلا ہو کر پھر کسی بیماری میں مبتلا ہو کر

فوت ہوگیا۔ اور اِنّی متوفیک بھی یہی معنی رکھتا ہے۔ تیسرا شخص صرف ونحو کو اپنے سہارے کے لئے پیش کرکے لفظ متوفی کو وفات سے مشتق بتلا کے حقیقت پر پردہ ڈالتے۔ اور مسیح کی وفات کے واقعہ کو ٹالنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن کوئی بات بن نہیں آتی۔ اور یہہ محتاجوں کا قول قایم رہتا ہے۔ سچ تو یوں ہے کہ محمدیوں کے دلوں میں آجکل اس مسئلہ کی بابت طرح طرح کے خیال پیدا ہو رہے ہیں۔ اور وہ نہیں جانتے کہ اس سنگِ تصادم کو ہٹا کر کیونکر اپنے لئے کوئی راہ نکالیں۔ اسمیں شک نہیں کہ مصنف قرآن نے اس مسئلہ اہم کی نسبت مفصل ذکر نہیں لکھا۔ اور ایک چیستان کہکے یونہی چھوڑ دیا۔ کہ عقلمند اور ہوشیار آدمی خود اس کا بھید دریافت کرلیں گے۔ لیکن اس معلمین کتب احادیث نے ایسا لوگوں کو کش مکش میں پھنسا دیا۔ کہ قرآنی مختصر لیکن واقعی بیان کی صحیح سمجھ پر وہ ہر طرف ڈانواں ڈول پھر رہے ہیں۔ اگر قرآنی تعلیم کے مطابق مسیح کی ولادت۔ موت۔ اور پھر جی اُٹھنے کا بیان صرف سادہ طور پر سورۃ مریم کی اس آیت ذیل سے معلوم کرکے۔ پھر اسکی تفسیر وتفصیل کے لئے انجیل مقدس میں تلاش کریں۔ تو اُسکی ولادت اور موت وحیات کا مفصل ومطول بیان اُسمیں پائینگے۔ اور یوں اس خلجان سے رہائی حاصل کرنا ایک آسان امر ہوگا۔ سورۃ مریم میں یوں لکھا ہے:- والسلام علیّ یوم ولدتّ ویوم اموت ویوم ابعث حیّا۔ یعنی سلام ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا۔ اور جس دن میں مروں۔ اور جس دن میں اٹھوں زندہ۔ اب اگر ان تینوں باتوں یعنی اُسکی ولادت موت۔ اور زندہ اُٹھنے کا بیان مفصل دیکھنا اور معلوم کرنا چاہے تو اناجیل اربعہ اور نامجات ومکاشفات میں ہر ایک حق جو پڑھ کے اپنی دلی تسلّی وتشفی حاصل کرسکتا ہے۔ حدیثوں میں ان باتوں کی تلاش بیفایدہ ہے۔ قرآن نے اُسکی ولادت اور موت اور پھر جی اُٹھنے کا مختصر بیان کردیا۔ اب چاہیے کہ انجیل کے مفصل بیان کو ان باتوں کے لئے دیکھیں۔ اور تمام شکوک وشبہات رفع ہو جائینگے ✦

اخبار عام نے بحوالہ کسی دہلی کے اخبار کے لکھا ہے کہ "وہاں حافظ احمد صاحب اور پادری لیفرائے صاحب کے درمیان عیسوی اور محمدی روحانی تعلیم پر بحث چھڑ گئی۔ اسکے دوران میں پادری لیفرائے صاحب نے ساکت ہو کر یہہ کہا۔ کہ اسکا جواب میں آیندہ منگل کو دونگا۔ اسوقت نہیں دیسکتا۔ ہر چند حافظ صاحب اور بعض مسلمانوں نے اصرار کیا کہ اس اعتراض کا جواب ابھی ملجائے (معلوم نہیں وہ کونسا ممتنع الجواب اعتراض تھا؟) مگر وہ جواب نہ دیسکے۔ اس مجمع میں ایک مسیحی مذہب کا قدیم واعظ "عزیز مسیح" بھی شریک تھا۔ اُسنے اپنے مذہب کے اصول کو بودا اور پادری صاحب کو ساکت دیکھ کر یہہ کہا کہ پادری صاحب۔ اگر آپ حافظ احمد صاحب کے اعتراض کا جواب نہ دینگے تو میں مسلمان ہو جاؤنگا اور محمدی مذہب قبول کرلونگا۔ پادری صاحب نے ہر چند بلطایف الحیل اسکی استدعا کو ٹالا مگر وہ ضدی ہو کر چمٹ گیا اور کہا کہ یا تو جواب دو ورنہ میں مسلمان ہوتا ہوں۔ جب پادری صاحب مجبور ہوئے تو کہا تجھے اپنے نفس کا اختیار ہے۔ میں اسوقت جواب نہیں دیسکتا۔ عزیز مسیح یہہ عاجزانہ جواب سنکر مسلمان ہونے پر آمادہ ہوگیا۔ اور اپنی آمدنی اور تنخواہ کا بالکل خیال نہ کرکے اسلام لے آیا اور عزیز مسیح سے عزیز الرحمن ہوگیا۔" اخبار عام نے اس خبر کو بڑی خوشی سے شایع کیا ہے۔ خواہ اس قسم کی خبر صحیح ہو یا غلط۔ لیکن وہ اپنا فرض سمجھتا ہے۔ کہ مسیحیت کی جہانتک مخالفت اپنے قلم کینہ رقم سے کرے موجب ثواب ہے۔ لیکن افسوس یہہ ہے کہ نہ تو اُسنے اخبار دہلی کا نام لکھا جس سے خبر مذکورہ اُسنے نقل کی ہے۔ اور نہ اس عجیب اعتراض کا حال لکھا کہ وہ کونسا اعتراض تھا جس کا جواب پادری لیفرائے صاحب سے بن نہ آیا اور ساکت و لاجواب ہوگئے۔ تعجب نہیں کہ اس ماجرے میں بھی مثل کیفیت پیارے لال کے جسکو مخالف اخباروں نے ایک مسلم صاحبہ بھی عنایت کردی تھی۔ ویسی ہی غلط بیانی واقع ہو۔ بہر حال جب دہلی کے کسی معتبر شخص کی طرف سے اس معاملہ کی واقعی کیفیت معلوم ہوگی درج اخبار کرینگے ✦

بعض مسیحیوں کا خیال ہے کہ مشن سکولوں کا خرچ بیفایدہ ہے۔ اکثر غیر اقوام کے غیر مسیحی معلم انہیں تعلیم دیتے ہیں۔ اور کوئی طالب علم مشن سکولوں میں تعلیم پاکے مسیحی نہیں ہوتا ہے۔ لیکن جب اس معاملہ پر زیادہ غور کیا جائے تو مشن سکولوں کا قیام بہر صورت دین عیسوی کی ترقی کا باعث معلوم ہوتا ہے۔ کوئی مشن سکول تمام ہندوستان میں ایسا نہ ہوگا جو زیر مسیحی نگرانی نہ ہو۔ اگرچہ بہت سے مسیحی چھاپے خانوں اور مشن سکولوں وغیرہ میں ہندو اور مسلمان ملازم ہیں جو مثل مزدوران کشتی نوح کے دوسروں کے بچانے کے لئے کام کر رہے ہیں۔ مگر اکثر دیکھا گیا ہے کہ بہ نسبت اَور لوگوں کے انکے حالات وخیالات میں بڑا فرق پایا جاتا ہے۔ اور بعض انمیں سے کسی نہ کسی وقت مسیحی صداقت کا اظہار کرتے ہیں۔ ایسے اشخاص اگرچہ مسیحی نہیں تو بھی مسیح کے سخت مخالف نہیں ہیں۔ یہہ سچ ہے کہ بعض مشن سکولوں کے طالب علم آریہ وغیرہ منکر مسیحیت کی مخالفت کرتے۔ لیکن اسمیں شک نہیں کہ وہ بُت پرستی کو مشن سکول کی تعلیم کے باعث مکروہ جانکر مسیحی ہوجانا تو نہیں جانتے

مگر تاہم اکثر مسیحی صداقتوں کے اپنے دلوں میں قایل رہتے ہیں٭

ہم نے معتبر ذریعہ سے معلوم کیا ہے کہ لودیانہ مسیحی مشن سکول میں ایک نوجوان طالب علم بنام سنت سنگھ چند عرصہ تک تعلیم پاتا رہا۔ اور جو بیج مسیحی صداقت کا اُسکے دل میں بویا گیا تھا ۔ آخر کو پھل لایا ؛؛ لودیانہ سے تعلیم پا کے وہ لاہور کو چلا گیا اور مشن کالج میں داخل ہو کے علم طب میں پاس کیا اور نوکر ہو گیا ؛؛ عرصہ تک اپنا دلی حال و خیال کسی پر ظاہر نہ کیا اور مسیحی دین کی تعلیمات کو اپنے دل میں رکھا ؛؛ لیکن آخر کار علانیہ دین عیسوی کا اقرار کر کے ۔ ۲ جولائی کو پادری ڈاکٹر یوئنگ صاحب کے ہاتھ سے بپتسمہ پایا ؛؛ سنا ہے کہ اُسکے والدین اور رشتہ دار یہہ خبر پا کر لاہور پہنچے اور اُسکو پھر وہاں سے یہہ کہہ کے لیگئے کہ ہم تمہیں آریہ بنائینگے ؛؛ وہ نوجوان مصلحت وقت سمجھکر اُنکے ساتھ چلا گیا ۔ اور جاتے وقت کہہ گیا ۔ کہ میں پھر جلد آؤنگا ۔ ہماری دُعا ہے کہ خداوند جسکے نام کا اسنے اقرار کیا ہے ایسے امتحان کے وقت میں اُسکی مدد کرے ۔ اور اپنے ایمان میں اُسکو آخر تک ثابت قدم رکھے ٭

مسیحی معجزات کی بابت

ایک گذشتہ مطالعہ میں ہم نے عہد جدید کی خاص کتابوں کی صحت کو جانچا اور اب ہم فی الحقیقت مسیحی معجزات کے حق میں اُنہیں سچا اور لایق اعتبار گواہ قبول کرتے ہیں ؛؛ لیکن چونکہ بعض اشخاص خیال کرتے ہیں ۔ کہ وہ معجزات کو رد کر سکتے ۔ اور تاہم اپنے خداوند کی تعلیم کو قبول کر سکتے ہیں ۔ اس لئے اس حقیقت پر زور دینا مناسب ہے کہ عہد جدید کے معجزات اکثر معمولی بیان گفتگو اور تعلیم کے ساتھ بنے ہوئے ہیں ؛؛ وے بعض وقت ایسے قریب ترنے ہوئے ہیں ۔ کہ بغیر نہایت خودغرضی اور شکست اور بغیر ابتری پیدا کرنے ۔ اور بہت سی تعلیم کو نامفہوم کرنے کے جدا نہیں ہو سکتے ہیں ؛؛ ہم اس بات کو پانچ ہزار آدمیوں کو سیر کرنے کے معجزہ میں جو یوحنا کے ۶ باب میں مسطور ہے ۔ زیادہ صفائی سے دیکھتے ہیں جبکہ اُس متعلق درس پر جو زندگی کی روٹی کی بابت ہے نظر کی جاتی ہے ؛؛ ہم پھر اُسکو لعازر کے مُردوں میں سے اُٹھانے کے بیان میں ۔ یوحنا ۱۱ باب میں ظاہر دیکھتے ہیں ۔ کیونکہ یہاں وہ گفتگو معجزہ کے ساتھ قریب تر متعلق ہے ۔ اور معجزہ خود بخود یہودیوں میں زیادہ دشمنی کو برانگیختہ کرنیکا باعث ہوتا ہے ؛؛ ہم یہہ ہی بات اعمال کے ۹ باب میں پولوس کی دلی تبدیلی کے بیان میں دیکھتے ہیں جسمیں معمولی ماجرا ۔ معجزہ ۔ سوال و جواب ۔ اور نتیجہ نئی زندگی باہم ٹھیک اور نا تفریقی سے بنے ہوئے ہیں ؛؛ پس کوئی تجویز زیادہ بے قاعدہ نہیں ہو سکتی بہ نسبت اس طریق کے جسمیں ایسے عیب جو مثلاً رینن اپنے پہلے سے بنائے ہوئے انکار فوق الخلقت سے ایسے بیانوں کے ساتھ ہموار کرنے کو مجبور ہیں ۔ کیونکہ درحالیکہ وے اُن معمولی حقیقتوں گفتگو اور تعلیم کو قبول کرتے ۔ مگر معجزات کو بالکل رد کرتے ہیں ۔ اگرچہ اُن کے لئے ٹھیک ویسی ہی گواہی ہے جیسی اُن باتوں کے لئے جنہیں وے قبول کرتے ہیں ؛؛ معجزات جیسا کہ گوڈٹ ذکر کرتا ہے ۔ انجیلی تاریخ کے جامے کے اُوپر صرف ایک کار چوبی نہیں ہیں جیسا کہ اکثر لوگ گمان کرتے ہیں ۔ بلکہ وے خود اُس جامے کا ایک حصہ ہیں ؛؛ اور اس لئے بقول ڈاکٹر مکوش ہمارے خداوند کے معمولی کاموں اور بیانوں ۔ اور اُس کے معجزوں کے درمیان تفریق کرنا غیر ممکن بات ہے ؛؛ وے سراسر ایک دوسرے میں تانے بانے کی مانند بنے ہوئے ہیں ؛؛ وے صرف پوشاک کو پارہ پارہ کر ڈالنے سے جدا ہو سکتے ہیں ۔ یہہ ایک عظیم اور تعلیمی حقیقت ہے جو معجزات کے لئے عہد جدید کی گواہی کو بڑا زور آور اور مضبوط کرتی ہے ٭

لیکن جبکہ معجزات تعلیم اور بیان کے ساتھ ایسی بے تفریقی سے بنے ہوئے ہیں ۔ تو یہہ بات اُنکی معتبری کو اور بھی زیادہ مضبوط کرتی ہے ۔ جب ہم غور کرتے ہیں ۔ کہ وے بعینہ یسوع کی ذات اور صفات سے ٹھیک مطابقت رکھتے ہیں ؛؛ یا یوں کہیں کہ اُن معجزوں کے اور یسوع کے درمیان کامل مطابقت اور موافقت ہے ؛؛ وہ ایک بالکل فوق الفطرت شخص ظاہر کیا گیا ہے ؛؛ اور ایسا ہونے کا وہ خود صاف صاف دعوی کرتا ہے ؛؛ اسیطرح پر ان سب باتوں کے مطابق یہہ سچ ہے کہ وہ ایک فوق الفطرت شخص کے کام بھی کرتا ہے ؛؛ لیکن ایسے ایک شخص کا کام کرنا فوق الفطرت باتوں یعنی معجزات کا وقوع میں لانا ہے ؛؛ یا یوں کہیں کہ اسکے لئے معجزات دکھلانا اعلیٰ ترین معنی میں ایسا معمولی ہے ۔ جیسے آدمی کے لئے عقلی اعمال بالمرضی کرنا ہے ۔ جو ادنیٰ تر معنی میں معجزات ہیں ؛؛ کرگر کسی مقام میں ذکر کرتا ہے ۔ کہ جو زمین پر معجزات ہیں وے آسمان پر معمولی باتیں ہیں ؛؛ یہہ قول کسیقدر ٹھیک ہے ۔ اور یسوع کے ساتھ منسوب کرنے میں وہ یہہ معنی رکھتا ہے ۔ کہ وہ جو ہم کو اعلیٰ ترین معجزات دکھلائی دیتے ہیں ۔ اُسکے لئے معمولی باتیں تھیں ۔ ہم معلوم کرتے ہیں کہ اس امر میں ایک مطابقت ہے کہ یسوع معجزے دکھلاوے کیونکہ وہ خود معجزہ عظیم تھا ؛؛ ہمیں یہہ خیال کرنا بھی مشکل معلوم ہوتا ہے ۔ کہ وہ جو خدائے مجسم تھا ۔ بغیر اعجازی اظہارات کے زندگی بسر کرے ؛؛ یہہ ایک بنیادی قانون ہے کہ ہر شے خود اپنی نیچر کے مطابق کام کرتی ہے اور یسوع کے لئے اپنی حقیقی نیچر کے مطابق کام کرنا اعلیٰ ترین معنی میں فوق الخلقت کاموں کا کرنا ہے ؛؛ بذات خود ایک معجزہ ہو کر اگر وہ معجزہ نہ کرتا تو یہہ ایک سب سے بڑھکر معجزہ ہوتا ٭ (باقی دارد)

مراسلات

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم:-

چند سطور منقدرہ ذیل برائے اندراج اخبار ارسال خدمت ہیں۔ کسی گوشہ میں جگہہ دیکر ممنون فرمائیگا*

مبشّر

آپ کے اخبار گوہر نگار مطبوعہ ۹ جولائی میں ایک ریمارک رسالہ مبشر پر نظر سے گذرا۔ خیر خواہ مبشر نے نا اُمیدوں کی ڈھارس بندھانے میں بہت کوشش کی۔ اور البتہ ہر ایک کو اُمید ہوگئی تھی۔ کہ بس اب اصلاح ہوئی۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ ماہ جولائی کا مبشر جو مہینہ کی آخر میں آیا۔ ٹھیک اپنی پُرانی طرز پر تھا۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ایڈیٹر صاحب رسالہ مذکور کی حالت کو بہتر بنانا نہیں چاہتے ہیں۔ اور ریمارک پر بھی چنداں توجہہ مبذول نہیں فرمائی*

اگرچہ میں ایڈیٹر رسالہ مبشر سے محض ناواقف ہوں۔ تاہم براہ ہمدردی دو ایک باتیں لکھنا چاہتا ہوں*

بیشک خیر خواہ مبشر کا یہہ لکھنا کہ مضمون بعنوان ”محمد صاحب کی پیشینگوئی کی نسبت جناب مولوی نور الدین صاحب بھیروی کے وہم کا ازالہ“ مبشر میں ہرگز ہرگز درج ہونے کے قابل نہیں۔ بہت درست اور نہایت موزوں ہے۔ اسکا اصلی سبب یہہ ہے۔ کہ مبشر کے خریدار تمام مسیحی ہی ہیں۔ ہندو یا مسلمان ایک بھی نہیں۔ اسلئے ایسے مضامین سے مسیحیوں کا کوئی فایدہ متصور نہیں ہو سکتا۔ اگر اسی مضمون کو ایک علیحدہ پمفلٹ کی صورت میں پبلک کے سامنے پیش کرتے۔ تو عام کے بجائے فایدہ کی بھی اُمید ہوتی۔ اور شاید ہندو مسلمان کثرت سے خرید کرتے۔ ”دین عیسوی اللہ کے الہام سے ہے“ طویل معلوم ہوتا ہے۔ اور ماسوا اسکے جس کتاب کا وہ عطر ہے اسکا نام ایڈیٹر نور افشاں نے صریحاً بیان کر دیا ہے۔ اس مضمون سے بھی کسیکو فایدہ نہیں پہنچ سکتا*

دوسرے مبشر میں ایک اور نقص دیکھتا ہوں۔ جسکا خیر خواہ مبشر نے ذکر نہیں کیا۔ وہ یہہ ہے۔ کہ مبشر کبھی وقت پر نہیں آتا۔ کبھی تو مہینہ کے شروع میں ہی آموجود ہوتا ہے۔ اور کبھی ڈھونڈے سے نہیں ملتا۔ مسٹر ایڈیٹر! تعجب کی بات کہ ایک رسالہ جو نور افشاں کے چھہ ورق کے بھی برابر نہو اور اسپر شایع بھی ہو ماہوار۔ وقت پر نہ آسکے۔ جب انڈیا وامین وخود رؤ وغیرہ وغیرہ جو اسی ضخامت کے ماہوار رسالے دیکھتا ہوں۔ تو حیران رہجاتا ہوں۔ اُنسے کسقدر انفارمیشن حاصل ہو سکتی ہے۔ کیسے کیسے آرٹیکل اور کیسے کیسے مُفید نوٹ ہوتے ہیں۔ مبشر کو ہاتھ میں لئے ڈیڑھ منٹ بھی نہیں گذرتا۔ کہ آخری صفحہ نظر آجاتا ہے۔ بلے انگریزو۔ اخبار نویسی تمہیں پر ختم ہے*

اُمید ہے کہ ایڈیٹر مبشر میری اس عرض پر نظر تلطف فرماکر ضرور مبشر کی اصلاح فرمائینگے*

نیز رسالہ میں اُس۔ اُن کی جگہہ اوس۔ اون وغیرہ لکھا جاتا ہے۔ یعنی پیش کی جگہہ واؤ لکھا جاتا ہے۔ جو بالکل غیر محاورہ ہے۔ اُمید کہ اسطرف بھی توجہہ فرمائینگے*

راقم۔ مسیح جہلم*

کیفیت تدفین پادری ونٹر صاحب مشنری ایس پی جی مشن دہلی

یہہ دُنیا ایک مکتب ہے۔ اور اس مکتب کے طلباء روز مرّہ سبق جدید ایسے استاد شفیق سے حاصل کرتے ہیں جو عالم العلوم کل ہے۔ وہ طلباء جو ذکی ہیں اُسکی تعلیم اُنکے ذہنوں میں منقش ہو جاتی ہے۔ الاغبی جیسے کے تیسے ہی رہجاتے ہیں۔ مگر اسمیں کوئی اُستاد کو ملزم نہیں ٹھہرا سکتا الا نامعقول۔ علیٰ ہذا القیاس انتقال پُرملال پادری ونٹر صاحب بھی ایک سبق ہے جس سے عالم اجسام کی بے ثباتی کا سبق ہمکو ملتا ہے۔ اور یہہ ضرب المثل جو شہرہ آفاق ہے۔ فی الحقیقت حق اور راست ہے۔ کہ انسان کی قدر و منزلت بعد اسکے انتقال ہی کے معلوم ہوتی ہے۔ صاحب مرحوم مدّت مدید اور عرصہ بعید سے شہر دہلی میں خدمت الٰہی کے لئے مامور تھے۔ فی الحال بہ باعث علالت مزاج تبدیلی آب وہوا کے لئے شملہ پر تشریف لے گئے تھے اور ارادہ تھا کہ بعد حصول صحت پھر اپنے ایام زندگی خداوندی خدمت میں صرف کریں۔ مگر وہ تبدیلی اُنکی علالت مزاج کے لئے مفید صحت نہ ہوئی۔ اور اُنکی روح اس جسم خاکی سے پرواز کرکے ابدی آرام میں داخل ہوئی۔ اور اُنکا وجود جو میت الروح تھا ازیں وجہہ دہلی میں لایا گیا تاکہ قریب اُنکی بیم صاحبہ متوفیہ کے دفن کیا جاوے۔ چنانچہ ۸۔ تاریخ ماہ اگست ۱۹۰۸ء کو قریب ساڑھے ۵ بجے شام کے جب اُنکی نعش کو عبادت گاہ سے لیچلے تو ایک جم غفیر جنازہ کے ساتھہ تھا۔ بحیثیت مشنریان معہ مس صاحبان زنانہ مشن واطفال بورڈنگ سکول وطلباء علم الٰہی و واعظان سب کے سب بحالت تاسف متحیر و مغموم سرنگوں تھے اور پادری صاحبان کیمبرج مشن معہ دیگر صاحبان و اُستادان ہائی سکول وکالج دہلی و واعظان لباس غم اور الم سے ملبس ہوکر جانب قبرستان روانہ ہوئے۔ اور وہ لباس پادری صاحبان کیمبرج مشن کہ جس سے بحالت غم ملبس تھے لوگوں کے دلوں پر مؤثر ہو رہا تھا۔ نجات دہندہ خداوند یسوع مسیح کی حمد و ستایش کے گیت

گاتے ہوئے معہ اُس انبوہ کثیر کے ور قبرستان تک جا پہنچے۔ اگرچہ ور قبرستان کشادہ تھا۔ الا وہیں قبر مثل صدف واسطے انتظاری اور قبولیت اس گوہر برگزیدہ مسیح کے وا تھا۔ اور بوقت دُعا تدفین جو پادری کالن صاحب نے پڑھی۔ جملہ حاضرین عالم سکوت میں تھے۔؛ اُسوقت اس عجیب وغریب حالت کو دیکھکر میرے دل میں یہہ خیال پیدا ہوا کہ البتہ انتقال انسان تو لامحال ہے۔ مگر ہم متفرق فرقوں کے لوگ بہ باعث کشش جنسیت اور اتحاد مذہبی بحالت غم والم اس وجود عنصری پر بالاتفاق عالم سکوت میں آرہے ہیں اور کسیطرح کیصورت افتراق اور اختلاف مذہبی کی پائی نہیں جاتی۔ اور نہ کوئی کسیکو اختلاف فروعات مانع ہمدردی ہے؟۔

علیٰ ہٰذالقیاس اگر ہم کل مسیحی جو اس مقدس اسم سے موسوم ہیں اپنے خداوند کی یادگاری اور اسکی محبتوں کی شکرگذاری ایک دل ہوکر خوش الحانی سے کرتے تو نہایت ہی عمدہ نتیجہ ظہور میں آتا۔ مگر افسوس کہ ایک خادم الدین کے وفن میں تو یہہ اتحاد و اتفاق اور اس مالک کی ممات اور حیات کی یادگاری میں کہ جسکے باس جاناہے اسقدر فروعی اختلاف ہے؛ اے خداوند صادق القول تو اپنے کلام کی صداقت کو ظاہر فرما کہ اختلافات فروعی کا وجود معدوم ہو جائے؛ اور صورت اتحاد ظہور میں آوے؛ آمین +

راقم امام مسیح بپٹسٹ مشنری
دہلی

غور طلب

اُس نے ہمارے گناہوں کے موافق ہم سے سلوک نہیں کیا اور ہماری بدکاریوں کے مطابق بدلا نہیں دیا؟

ریورنڈ نارائن شیشادری صاحب ڈی ڈی مرحوم کا مختصر تذکرہ

ہمارے بہت سے احباب اور تمام مشنری پیارے ڈاکٹر نارائن شیشادری صاحب کے نام سے آشنا ہیں انہوں نے ایڈنبرا میں انتقال فرمایا۔ بمبئی میں یہہ درد انگیز خبر ۳۱۔ جولائی ۱۹۱۶ء کو پہنچی +

نارائن شیشادری صاحب قوم برہمن سے تھے۔ انہوں نے بمبئی کے فری جنرل اسمبلیز انسٹیٹیوشن میں تعلیم پائی تھی؛ وہ ڈاکٹر ولسن صاحب اور ریورنڈ نسبیٹ صاحب کے تعلیم یافتہ تھے؛ ہمارے زمانہ میں ہر کام کے لئے وقت ہے۔ اور ہر وقت کے لئے کام ہے؛ اگلے زمانہ کے مشنری آسمانی برکتوں کے وعظ کو کوئی وقت معین نہ کرتے تھے۔ اُنہوں نے وقت انجیل کے لئے محدود نہ کیا تھا۔ وہ چلتے پھرتے اپنے شاگردوں کو جغرافیہ میں پروردگار کی صنعت بتاتے تھے۔ وہ علم تاریخ میں الٰہی رحمت اور الٰہی قہر کا نقشہ کھینچتے تھے۔ وہ علم طبعی اور علم ہیئت میں حکمت الٰہی کو بتاتے تھے۔ غرض سب وقت خدا کا اور خدا پر نثار کرتے تھے؛ وہ اپنے ہم مشرب اور غیر مذہب دیسی شاگردوں کو عزت سے رکھتے تھے۔ اور محبت اور ہمدردی کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ جسطرح سے اُنکی روح کو پروردگار کے لائق بنانے کی کوشش کرتے تھے۔ اسیطرح اپنے شاگردوں کی جسمانی بہبودی کو بھی اُٹھا نہ رکھتے تھے؛ شاگرد مشنریوں کے گھروں میں آزادی سے پھرتے تھے گویا اپنے گھروں میں پھر رہے ہیں؛ مشنریوں کے دینی اخلاق اور روزانہ دینی تعلیم نے انجیلی خاصیت اور فطرت کو انہیں سمجھا دیا تھا؛ گو شاگردوں کے دلوں میں محبت الٰہی کا چراغ روشن نہ ہوا تھا۔ بایں ہمہ وہ مذہب مسیحی کے مخالف نہ تھے۔ اور اب بھی نہیں ہیں۔ نارائن شیشادری صاحب بھی مسٹر نسبیٹ اور ریورنڈ ڈاکٹر ولسن صاحب کے شاگردوں کے اسی حلقہ میں سے ہیں جسکا ذکر ابھی ہوا ہے +

ہمارے پیارے بزرگ ریورنڈ دھنجی صاحب بھی بمبئی اسکاٹلنڈ میں تھے۔ اور اپنے مرحوم ڈاکٹر چامرس سے علوم دینی پڑھتے تھے۔ شیشادری صاحب نے اپنے پیارے دوست دھنجی صاحب کو لکھا۔ کہ آپ کو یاد ہوگا کہ آپ اور ہم فلاں جگہہ سے آرہے تھے۔ آپ مجھے بپتسمہ کی دعوت دیتے تھے اور میں کہتا تھا کہ میرا دل پتھر سے زیادہ سخت ہے بپتسمہ کے لئے میں موم کے نہ گھلیگا ان ایام میں پیارے استاد پادری نسبیٹ صاحب صفات باری پر لکچر دے رہے ہیں۔ بہت سے یورپین۔ دیسی مسیحی اور تعلیم یافتہ غیر مذاہب سُننے کو آتے ہیں۔ گو تمام لکچر دلچسپ اور موثر تھے مگر جو لکچر خدا کی قدوسیت پر تھا میری دلی سختی کو توڑنے کے لئے آہنی ہتھوڑا تھا۔ اس ولکش لکچر نے مجھے بپتسمہ لینے کو برانگیختہ کیا۔ اور میں نے بزرگ لکچرار مسٹر نسبیٹ سے بپتسمہ لیا؛ وہ ۱۸۶۴ء میں مصطبغ ہوئے +

اب میں اُنکے خانگی حالات کو اختصار میں لکھونگا؛ جنکو میری آنکھوں نے دیکھا +

۱۸۷۴ء میں وہ امریکہ۔ انگلنڈ اور اسکاٹلنڈ کا سفر کرکے واپس جالنے آئے۔ میں اُس وقت پالن پور میں تھا۔ پیارے ریورنڈ بابا پدمنجی صاحب مقیمی بمبئی کی درخواست سے اُنہوں نے مجھے پالن پور سے جالنہ بلوایا۔ جب میں جالنے پہنچا اُنکی نوطرز محبت کو دیکھکر مجھے بہت تعجب ہوا۔ اور محبت سے چند منٹ میں میرے دل پر غالب ہوگئے۔ جتنے رنج کے توشے میں اپنے وطن سے لیکر نکلا تھا تھوڑی دیر میں سب دفع ہوگئے۔ اور وعل میں

تقویت آگئی ۔ میں صحت اور تندرستی کے ساتھ جالنہ پہنچا - انہوں نے دُعا کے ذریعہ سے مختصر پُر اثر لفظوں میں پروردگار کا شکریہ ادا کیا - دُعا میں بہت سے مسیحی احباب شامل تھے ۔

ڈاکٹر نارائن سی شاوری صاحب نے جالنہ سے دو میل دور ایک گانوں بیت ایل نام آباد کیا ہے ۔ جالنہ سرکار نظام کے مضافات میں ہے - اور اورنگ آباد سے تخمیناً بیس میل دور ہے ۔ بیت ایل میں تخمیناً ایک ہزار مسیحی ہیں - اور یہہ سب شی شاوری صاحب کی دعاؤں اور بے تکان محنت کا نتیجہ ہیں ۔ مرحوم ڈاکٹر صاحب کا صدر مقام جالنہ تھا ۔ بیت ایل سے اور آس پاس کے دیہاتوں سے دیسی مسیحی اور ہندو اپنے خانگی کاموں کے لئے جالنہ میں آتے تھے - شب باشی کے لئے جالنہ میں کوئی خاص اُنکے لئے سرائے نہ تھی - انکے عالیشان بنگلہ کا دیوانخانہ (ڈرائینگ روم) جو انگلش طرز پر سجا رہتا تھا شب باشی کو اُنکے لئے یہہ سرائے تھا ۔ ہر شب کو تخمیناً بیس تیس بھائی نماز میں شامل ہوتے تھے ۔ مسیحی بھائی اپنے ساتھ اپنے ہندو لواحقوں کو بھی لاتے تھے - نماز کے لئے سب ملکر دیوان خانہ میں بیٹھتے تھے - اور انکی نماز کئی گھنٹہ میں تمام ہوتی تھی - آٹھ بجے شروع کرتے تھے تو ساڑھے دس گیارہ بجے شب کو تمام ہوتی تھی ۔ وہ آرام چوکی پر بیٹھے تھے - اور اردگرد دیہاتی بھائی ہوا عظ ہوتے تھے - حاضرین سے ہر شخص ایک باب کتاب مقدس سے پڑھتا تھا - اور آپ بیٹھے ہوئے سُنا کرتے تھے - اور خاص مقامات پر چند لفظوں میں سمجھاتے تھے ۔ نماز میں آنے کو وہ کسی پر جبر نہ کرتے تھے اور اپنا دباؤ نہ ڈالتے تھے - مگر انکا طریقہ تعلیم دلچسپ تھا - اور وہ لوگوں کے ساتھ خالص اور مسیحی دل سے محبت کرتے تھے جس سے لوگ بے بلائے آتے تھے - بلکہ خود واعظ اور دیسی مسیحی جالنہ میں رہتے تھے بسا اوقات نماز میں شامل ہوتے تھے - اور بنگلہ کو اپنا گھر سمجھتے تھے - اور شب کو بنگلہ پر سوتے تھے - اور انکی مفید دینی ہدایتوں سے مستفیض ہوتے تھے - ایک وقت میں نے دیکھا کہ شب کو دُعا میں ایک جوان دیوان خانہ میں جاڑے کی شدت کے سبب اٹھوانٹی کھٹوانٹی لیکر سو گیا - وہ اپنی خوابگاہ سے نیا غالیچہ اُٹھا لائے اور اُسے اڑھا دیا - وہ جوان وزن سے چونک پڑا - تو مرحوم پیارے بزرگ نے نرم آواز سے فرمایا "سو رہو بچے جاڑا زیادہ ہے" ۔ جب کسی کو دیوانخانہ یا بنگلہ میں سویا ہوا پاتے تھے - آپ دبے پانوں چلتے تھے ۔ تاکہ پانوں کی آہٹ سے انکی نیند میں خلل نہ آئے جس کا خیال آپ ہر وقت رکھتے تھے - وہ زندہ دل اور خوش طبیعت تھے - اسلئے بچوں کو - جوانوں اور بوڑھوں کو اُنکی صحبت سے وحشت نہ ہوتی تھی - وہ شیریں زندگی تھی اسلئے ملاقاتی اُن کی مفارقت گوارا نہ کرتے تھے ۔

وہ سنیچر اور اتوار کے سوا ہر روز جالنہ کے گردنواح کے دیہاتوں میں وعظ کو جاتے تھے ۔ صبح چار بجے اُٹھکر مع اپنے واعظوں کے کتاب مقدس سے ایک باب پڑھتے تھے یکے بعد دیگرے وہ تین بھائی اُس مقررہ گانوں پر آسمانی برکتیں نازل ہونے کو دُعا کرتے تھے - اور بعد اسکے روانہ ہوتے تھے ۔ سب کے اتفاق سے بعض اوقات کوئی دینی مضمون انتخاب کرتے تھے - اور راستے میں چلتے ہوئے جسکے دل میں جو بات آتی تھی - اس منتخبہ عنوان کے متعلق بولتا تھا - جب گانوں نزدیک آجاتا وہ تین بھائی اُس گانوں کی فتح کے لئے مختصر دعا مانگتے تھے - پیارے مرحوم بزرگ کا نام سنتے ہی - باجوں یعنے کر ڈھولک اور گانے کی آواز سنتے ہی بچے مرد عورتیں جمع ہو جاتے تھے ۔ مرحوم بزرگ جاڑے کی موسم میں سامعین کے لئے دو چار پیسے کی لکڑیاں منگواتے تھے ۔ اور آگ سلگواتے تھے ۔ واعظین ڈھولک جھانجھ اور طنبورے کے ساتھ گیت گاتے تھے - اور گیت کے بعد آپ الہی مہربانیوں کو اور اُسکے انسانی صورت میں جلوہ گر ہونے کے سبب کو حکایتوں میں - قصوں میں - اور بھولی مثالوں میں سمجھاتے تھے ۔ انکی ہمدردی کا جوش اس سے نمایاں ہوتا ہے کہ جو باتیں وہ اپنے دیہاتی سامعین کو سکھلاتے تھے خود بھول نہ جاتے تھے - اور اپنی تعلیم کا نتیجہ دیکھنے کے منتظر رہتے تھے ۔ اگر کسی کو دیکھ پاتے تھے - جو گذشتہ مہینے مجلس وعظ میں حاضر تھا - تو جھٹ اپنی سمجھائی ہوئی باتوں سے سوال کرتے تھے ۔ بسا اوقات میں نے دیکھا ہے کہ جنہے پیارے مرحوم کے نتایج یا ماحصل کو یاد رکھا ہے - اور دریافت کرنے کے وقت بتایا ہے - تو جواب سننے سے اُنکی تمام اُمیدیں زندہ ہو جاتی تھیں - اور اُنکے دل میں جوش پیدا ہوتا تھا ۔ ہر گانوں میں دو گھنٹے سے کم وعظ نہ ہوتا تھا ۔ جسطرح وہ گانوں میں داخل ہونے سے پہلے پروردگار سے التجا کرتے تھے - گانوں سے مراجعت کے بعد دور جا کر جنگل میں مع احباب دُعا مانگتے تھے ۔

قریب دس بجے کے گانوں سے واپس گھر آجاتے تھے - اور ناشتہ کھاتے تھے - انکا میز مثل یورپین کے سجایا جاتا تھا - اور صاف ہوتا تھا - مگر غذا سادہ ہوتی تھی - اُنکو مزیدار کھانے پسند نہ تھے - یا فانی غذا میں روپیہ صرف نہ کیا چاہتے تھے - وہ پروردگار کے خزانچی تھے ۔ اسلئے اُسکی عظمت میں روپیہ صرف کرتے تھے - غرباکی امداد غلہ سے کپڑے اور روپیے سے کرتے تھے - کبھی یتیم جوانوں اور لڑکیوں کے باپ ہوتے تھے - اور اپنے روپیے سے ضروری اسباب خریدتے تھے اور اُنکا بیاہ کر دیتے تھے ۔

(باقی دارد)

راقم - حسام الدین

از بمبئی -

انتخاب اخبار

اخبار کرسچین لکھتا ہی کہ اس خبر کے سننے سے صورت حال بہت پیچیدہ معلوم ہوتی ہی کہ ٹرکی گورنمنٹ نے غریب یہودیوں کے پالسٹین میں آباد ہونیکی ممانعت کی ہی؛ فی الحقیقت اس ستم رسیدہ قوم کی قسمت پُر افسوس و غم ہی؛ پادری اے بن ٹیل مقیم یروشلم نے درخواست کی کہ اس مفلوک و ستم رسیدہ قوم کے لئے دُعا مانگنے کیلئے ایک روز علی العموم مقرر کیا جائے؛ پس ۱۲- اگست روز تعظیم قرار پایا- اور دُنیا کی مسیحی کلیساؤں نے انکے حق میں اسرائیل کے خدا سے دعا مانگی؛ اگست کی تیرہویں تاریخ وہی دن ہی کہ جسمیں ہیکل برباد ہوا؛ اُس روز یہودی روزہ رکھتے اور تمام دن اپنے عبادتخانوں میں نالہ و زاری کرتے ہیں- یہودیوں اور غیر قوم مسیحیوں کی مشترکہ دُعا کیا اثر دکھلاوے کہ خدا صیہون پر مہربان ہو- اُس کی بحالی جلد ظہور میں آوے ✦

ٹائیمز نے ایک پُر زور و تفصیل ہندوستانی حاجیان مکہ کی اموات کی شایع کی ہی؛ افسوس کی بات ہی کہ حاجی جو بمبئی سے مکہ اور مدینہ کو جاتے ہیں ایک تہائی سے زیادہ کبھی واپس نہیں آتے؛ وبا- قتل- اور فاقہ خوفناک بربادی کرتا ہی؛ واپسی سفر سمندر کے وقت ہر سال فی ہزار دو سو اور تین سو کے درمیان اموات بیان کی گئی ہیں- اور اسکا سبب جہازوں کی ناصحت بخش حالت اور انمیں بکثرت آدمیوں کا بھرنا ہی؛ باقیماندہ جو بمبئی تک پہنچتے ہیں وہ لاغر و فرسودہ- اور مریض و مستقی پائے جاتے ہیں؛ معلوم ہوتا ہی کہ بمبئی کے افسر حفظان صحت نے گورنمنٹ سے کئی بار درخواست کی ہی کہ وہ اس رنجیک کے انتظام میں مداخلت کرے لیکن کچھ توجہ نہیں کی گئی؛ اس مُہمات کا ایک حصہ کلاں ممکن العلاج ہی- اور صرف عام انسانیت و دردمندی متقضی ہی کہ روکنے والی تدابیر عمل میں لائی جائیں؛ کوئی مسیحی ناظر ان غرق خوردہ ہلاک ہونیوالی جانوں کی روحانی حالت پر ترس کھائے بغیر نہیں رہ سکتا- جو ایسی بیفائدہ اور دردناک رسمیات کے تلے دبے ہوئے ہیں ✦

صاحب پنجاب مشن نیوز مطبوعہ ۱۵- اگست لکھتے ہیں کہ غیر متوقع جانب سے ہم نے ایک تحریر پائی ہی جو آیندہ تحقیقات تعداد و کثرت نو مسلمین لیورپول کے نتیجہ کی نسبت عیسائیوں اور محمدیوں کے لئے موجب مزید دلچسپی ہی؛ یہہ تحریر ایک آزاد محمدی جنٹلمین کیطرف سے جو لیورپول میں رہ چکے ہیں- اور فی الحال لنڈن میں مقیم ہیں- پادری آرتھین صاحب کے نام لکھی گئی ہی- ہم اُمید کرتے ہیں کہ یہہ دیسی اخبارات میں شایع کی جائیگی- تاکہ ہمارے محمدی احباب جہانتک جلد ممکن ہو معلوم کر سکیں کہ انگلستان میں اُنکے ہم مذہب اس مشن کی نسبت جسکے لئے یہاں کے مسلمان اندھا دھند چندہ کر رہے ہیں- کیا خیال کرتے ہیں؛ چٹھی مذکورہ کا خلاصہ حسب ذیل ہی:-

محمدی چیلنج
بنام مسٹر ہیٹمین

لیورپول کی نسبت ایک محمدی کی رائے مخاطب بہ

پادری آرتھین صاحب کا

خلاصہ

"میں محمڈن آبزرور میں یہہ پڑھکے نہایت خوش ہوا کہ آپنے اس رپورٹ کے برخلاف اظہار کیا ہی- جو مسٹر کوئیلم نے ہندوستان میں پھیلائی ہی؛ میں یقین کرتا ہوں کہ عرصہ دراز نہوگا قبل اسکے کہ آپ انگلستان میں مسٹر کوئیلم کے کام کے بارہ میں ہندوستانیوں کے بے ثبوت خیالات کو دور کر دوگے- اور مجھے یقین ہی کہ محمدی اور خود دین اسلام آپکے نہایت شکر گذار ہونگے"

مارننگ پوسٹ نے ایک عجیب فقرہ لکھا ہی کہ اب کابل سے کسی وقت نہایت ہی حیرتناک خبر آنیکی انتظاری ہی- پس یہہ دانشمندی کی بات ہی کہ ہم ہر طرح پر لڑائی کے مقابلہ کیلئے پیشتر سے مستعد رہیں خاصکر بلحاظ سرحدی ریلوے باربرداری کمسریٹ وغیرہ کے متعلق خبردار رہنا مناسب ہی؛ وہ لکھتا ہی کہ ہم قبل از مرگ واویلا کرنیوالے نہیں ہیں- لیکن اگر ہم یہہ باموقع اور خیر سگالی کی اطلاع نہ دیں تو گویا ہم پبلک اور گورنمنٹ دونوں کی نسبت اپنے فرایض منصبی میں قصور کرتے ہیں؛ بقول دوست ہند معلوم نہیں کہ مارننگ پوسٹ کے نزدیک اس وحشت کے کیا معنی ہیں ✦

اخبار عام ناقل ہی کہ یکم ماہ حال کو جالندھر کے پادری گولکناتھ صاحب نے انتقال کیا- آپ کا اُس ضلع میں لوگوں پر بہت کچھ احسان ہی- آپکے ذریعہ سے عیسویت کو بہت کچھ ترقی ہوئی؛ آپکی ایک صاحبزادی کپورتھلہ کے کنور ہرنام سنگھ کو بیاہی گئی ہیں؛ پادری صاحب مرحوم کے تین بیٹے بھی معزز عہدوں پر ہیں ایک بیرسٹر- ایک پادری اور ایک پروفیسر ہیں؛ پادری نیوٹن صاحب مرحوم نے ۱۸۳۵ء میں لودیانہ میں انکو برہمن سے عیسائی کیا تھا؛ افسوس کہ استاد شاگرد آگے پیچھے اس جہان سے رحلت کر گئے

علی پور کی عدالت سشن جج میں جو شام بازار کے بلوہ کا مقدمہ طے کرگئی اہل جیوری بڑی وقت سے بہم پہنچے؛ تمام ہندو اور عیسائی اہالیان جیوری نے

پیرانہ سالی یا بیماری کا بہانہ کیا۔ مسلمان لوگ ایسے دستیاب ہوئے جو انگریزی نہ سمجھ سکتے تھے۔۔ آخرش بذریعہ قرعہ اندازی پانچ شخص منتخب ہوئے۔ دو عیسائی۔ دو ہندو۔ ایک مسلمان۔ اسکے بعد مقدمہ شروع ہوا۔

بنگال میں بہت سی عورتوں نے متفق ہوکر ایک درخواست بخدمت لفٹنٹ گورنر صاحب پیش کی ہو کہ وہ شراب کی دکانیں خاص کلکتہ اور دیہات سے کم کردیں ان عورتوں کے اس بیان میں بہت کچھ اثر ہو کہ انکے بچے اور خاوند اور عزیز سب شراب کی وجہہ سے تباہ ہوئے جاتے ہیں۔۔ جناب لفٹنٹ گورنر صاحب غور کریں اور دکانوں کی کمی سے انکی امداد فرمائیں۔۔ ان عورتوں کی خواہش ہو کہ باشندگان شہر کو اختیار دیا جائے کہ جس جگہہ چاہیں دکان کھولنے کی اجازت دیں اور جس جگہہ چاہیں بند کریں۔

کلکتہ کے ہندی اخبار ہنگا باسی کے ایڈیٹر اور پروپرائٹر وغیرہ کی گرفتاری بذریعہ وارنٹ کی گئی۔۔ کہتے ہیں کہ اخبار مذکور نے گورنمنٹ پر یہہ الزامات قایم کئے تھے کہ وہ ہندوں کو نوکر ملک میں قحط۔ بخار۔ ہیضہ وغیرہ پھیلاتی ہو۔ اور باشندگان ملک کے مذہبی خیالات میں دست اندازی کرنا چاہتی ہو وغیرہ۔ چند کتابوں اور بہت سے کاغذات کو پولیس مطبع سے اٹھا کرلے گئی۔۔ پولیس کے آنے کے وقت اخبار کے ایڈیٹر و منیجر اور مالک وغیرہ وہاں موجود نہ تھے۔ جسکی وجہہ سے وہ صبح ہوئے گرفتار کئے گئے اور حاضر اجلاس ہوئے مجسٹریٹ نے ضمانت کے منظور کرنے سے انکار کیا۔ مقدمہ زیر تجویز ہو۔

کلکتہ۔ کسی شخص نے ایک چودہ پندرہ سالہ عورت کو کسطرح صدمہ پہنچا کر مار ڈالا۔ اور ایک تھیلے میں بند کرکے ایک صندوق کے اندر رکھ کے پٹنہ سٹیشن سے ہوڑا سٹیشن کو ریلوے پارسل کرکے روانہ کردیا۔۔ کوئی اس پارسل کا لینے والا نہ ہوا اس لئے نعش سڑ گئی اور اس سے بدبو اٹھنے لگی۔ پولیس کو اطلاع ہوئی۔ صندوق کھلوا کر عورت کا فوٹو کھنچوا دیا گیا۔۔ پولیس سرگرم تحقیقات ہو۔۔ پٹنہ والے اگر اس فعل ناسزا کے مرتکب ثابت ہوئے تو بڑے افسوس کا مقام ہو۔

۲۸- ماہ گذشتہ کو موضع پارسری میں جو ریاست گوالیار کی سرحد پر بدامپور چوکی سے دو میل جانب شمال واقع ہو۔ سخت ڈاکہ پڑا۔۔ گنگا رام نامی ایک مالدار شخص اپنی گڑھی میں رہتا تھا۔ اُسکو پیشتر سے احتمال تھا کہ ڈاکہ پڑیگا۔ اسلئے اُسنے قلعہ کے چاروں طرف پہرا اور گشت حفاظت کے لئے متعین کروئے تھے۔ اور ہر وقت پھاٹک بند رکھتا تھا۔۔ مگر ڈاکو بھی بڑے ہوشیار تھے جب شام کیوقت مویشی جنگل سے آئی تو انکے لئے پھاٹک کھولا گیا۔ ڈاکو بھی ساتھ ہی اندر گھس پڑے۔۔ گنگا رام کو مشعلوں سے جلا دیا۔ اور اُسکے دو لڑکوں کو لاٹھیوں سے مارا۔ اسکی بیوی کو سخت تکلیف دی کہ پوشیدہ مال بتا دے۔۔ آخر ساٹھ ہزار کا مال لیکر چلدئے۔ پولیس اب تحقیقات کر رہی ہو۔

بمبئی بڑودہ ریلوے کی سڑک شدید بارش ہونے کے باعث نوساری اور بھڑوچ کے مابین ساٹھ میل تک بہہ گئی۔ تار برقی جابجا شکستہ ہوگیا۔ خبروں کی آمد و رفت بند ہو۔ مسافر کشتیوں کے ذریعہ سے اوتارے گئے۔ دو تین پل بہہ گئے۔ راجپوتانہ کے جا بجا بہت سے مسافر رکے ہوئے ہیں۔۔ کرایہ سب کا واپس کردیا گیا۔ دو جگہہ انجن بھی پٹڑی سے نیچے اتر گیا۔ مگر دو تین آدمیوں کے سوائے جانوں کا نقصان نہیں ہوا۔

کوہ نور ناقل ہو کہ ہم نے سنا ہو کہ ریاست کپورتھلہ میں پھگواڑہ کے قریب جنگلوں میں بھیڑیوں کی ایک تعداد نے رہایش اختیار کی۔ اور قریب کے گانوں میں غارتگری شروع کر رکھی ہو۔ گذشتہ مہینے کے درمیان دو لڑکے قریب بچے لے گئے۔ اور ایک بوڑھے آدمی کو مار کر کھا گئے۔۔ کچھ بوریوں نے (جنکا پیشہ شکار گری ہو اور جنکو بھیڑیے کے پکڑنے میں بڑا کمال حاصل ہو) دو کو گرفتار کیا۔ مگر اسکے صلہ میں انکو صرف بارہ روپئے انعام ملے۔ پس انہوں نے اس خیال سے انکا پکڑنا چھوڑ دیا کہ اس کام سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ریاست ہرگز ان موذی جانوروں کی چلکنی میں تساہل اور بے پروائی کو راہ نہ دیگی۔

ہمعصر پنجاب ناقل ہو کہ سنگھ سبہائے کے برخلاف امرتسر کے معزز سکھوں نے ایک موریل تیار کرکے گورنمنٹ کی خدمت میں بھیجا ہو جسمیں گورنمنٹ پر ظاہر کیا گیا ہو کہ سنگھ سبہا میں جو گورنمنٹ کے برخلاف مفسدانہ مضامین شایع ہوتے ہیں انسے قوم سکھ کو کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ سنگھ سبہائے سکھوں کا رپریزنٹیٹو ہو۔ یہہ تمام مضامین ایک شخص کی ذاتی رائے سے زیادہ قابل وقعت نہیں ہیں۔ اور قوم خالصہ ہمیشہ گورنمنٹ کی وفادار اور جاں نثار ہو۔ اور اسکے خیالات ہمیشہ گورنمنٹ کی نسبت عقیدت آمیز ہیں۔

فیروزپور۔ تھوڑا عرصہ گذرا کہ دہلی کے ایک نوجوان محمدی کو پادری ایچ فشر صاحب نے بطور عارضی منشی گری کی خدمت پر مامور کیا۔۔ منشی مذکور رفتہ رفتہ نجات کا متلاشی ہوا۔۔ جب اُسنے اس نوجوان مشنری اور اپنے نوجوان دوستوں کی زندگی کے درمیان مقابلہ کیا تو وہ باتیں اُسپر ظاہر ہوئیں جو کبھی اسکے خیال میں بھی نہ گذری تھیں۔۔ وہ اپنے دوستوں اور رفیقوں سے اسقدر متنفر ہوا کہ انکو ترک کرنا پڑا۔ اور جسقدر اپنی جان کے خطرہ کو اُسنے معلوم کیا اسیقدر اُسکی جانفشانی زیادہ بڑھی۔۔ آخر ایک سہ پہر کو دیکھا گیا کہ وہ بچشم پر اشک اپنے ایک مسیحی دوست کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہوئے

گرجا میں آیا اور اپنی درخواست پر پادری ایچ فشر صاحب کے ہاتھ سے اصطباغ حاصل کیا۔ جنکو امریکہ سے آئے کچھ کم دو برس گذرے ہیں۔ اس نوجوان کا نام محمد حسین ہے فارسی میں عمدہ لیاقت حاصل ہو۔ اور اپنی آزمایشوں کے درمیان خوش و خورم ہو۔ جنمیں سخت ترین آزمایش یہہ ہو کہ اسکی بیوی اُسکے شامل حال ہونا نہیں چاہتی +

ارنبگی داس کا مقدمہ ڈویژنل کورٹ سے فیصل ہوگیا۔ گو ارنبگی داس بری ہوگیا ہو۔ لیکن سُنا گیا کہ عدالت نے صاف اقرار کیا کہ بیشک ارنبگی داس ہی ہو۔ افسوس کہ قانون اسکو بری کرتا ہو۔ یہہ مقدمہ مسٹر واربرٹن نے اپنی خداداد ذہانت اور قدرتی دسترس سے برآمد کیا تھا۔ مگر یہہ ایک مجبوری ہو کہ قانون کی آڑ میں اسکو پناہ ملی + پنجاب

پادری اے پی سی جیمس صاحب چھاؤنی نصیرآباد (راجپوتانہ) سے لکھتے ہیں کہ ایک ہفتہ گذرا کہ میں نے ایک راوت کو بپتسمہ دیا جو کول پور میرواڑہ۔ متعلقہ ٹاڈگڈہ کے شبینہ سکول کا پھل ہو۔ اس نوجوان راوت کی عمر پچیس برس کی ہو۔ چار برس گذرے کہ جب روح نے اسکے دل میں نجات بخش کام کو شروع کیا۔ اسکی کیفیت بھی لوکن کیجالت سے مشابہ ہو جو ٹاڈگڈھ کے شبینہ سکول کی فتح کا ایک نشان ہو جسکو میں نے گیارہ برس گذرے بپتسمہ دیا تھا۔ اس حقیقت کیلئے کوئی گواہی اس سے زیادہ صاف نہیں ہوسکتی کہ روح یہانتک بنا کام کرتی رہی اور ابتک کرتی رہتی ہو۔ (نقل انجیلی)

مسیح کا منکر۔ روہیلکھنڈ کیطرف ایک آدمی ہو۔ جن چار برس گذرے کہ اُسنے دین عیسوی کو ترک کیا اور محمدی ہوگیا۔ وہ اسوقت آٹھہ سات روپے پڑھانے کے لئے پاتا تھا۔ اب سننے میں آیا ہو کہ وہ عیسائیوں میں پھر لوٹ آیا۔ اور کہیں عیسائی لڑکوں کو پڑھاتا ہو۔ یہہ بات بالکل نامناسب ہو۔ ہاں اسکا قصور معاف کرنا درست ہو۔ لیکن انجیلی خدمت پر اسکو مقرر کرنا مناسب نہیں ہو۔ اُسنے مسیح کا انکار کیا اور محمدیوں کے عقیدہ کو قبول کیا۔ واجب طور سے اسکے قصور کو ڈھانپو۔ پر اسکو مشن کے کام پر ہرگز مت لگاؤ۔ کوکب ہند (نورافشاں) اس مسئلہ کی نسبت ہم و دیگر دیندار مسیحیوں کی رائے سننے کے آرزومند ہیں +

بروسل میں ایک گائے نمایش کے لئے پیش ہوئی۔ اسکے تین سینگ اور تین آنکھیں ہیں۔ تیسری آنکھ ماتھے پر بیچوں بیچ ہو۔ اور تیسرا سینگ اس آنکھ کے تھوڑے ہی اوپر ہو۔ اس گائے کے مالک کہتے ہیں کہ ایک دھرماتما سادھو نے یہہ گائے ہمیں دی ہو جو ہمالیہ پہاڑ پر ایشور کا دھیان کرتا تھا۔ وہ اس گائے کی یہہ خوبی بیان کرتے ہیں کہ جو کوئی اس گائے کو چھوئے اسکی بیماری کیسی ہی سخت کیوں نہو وہ فوراً چنگا ہو جائیگا۔ کوکب ہند لکھتا ہو کہ جو ہو سو ہو گائے کے مالکوں نے اس حکایت سے بہت روپئے کمائے ہیں +

ہمعصر شیبالہ اخبار ناقل ہو کہ ۲- اگست کو میر احمد حسین اہلمد وکیلائی نیابت اول ضلع کرم گدھہ خلف میر شاہ گرویز صاحب تحصیلدار شیبالہ ٹمٹم پر سوار ہوکر ہواخوری کو گئے تھے کہ باغ بارہ دری کی سڑک پر گھوڑا جھجک کر باغ کے خاردار جنگلہ تار میں جا الجھا۔ اُسکے گرنے سے ٹمٹم اولٹ گئی۔ اور ٹمٹم سے گرکر میر صاحب موصوف کے پیٹ میں تار کے شکستہ پلے کی نوک کھب گئی جس سے پیٹ کی انتڑیاں باہر آگئیں۔ اس صدمہ کے بعد میر احمد حسین جو اپنے والدین کا نوجوان اکلوتا لخت جگر تھا دُنیا سے کوچ کر گیا +

شہنشاہ بیگم جرمنی نے لنڈن کی دوکانوں سے بہت سا اسباب خریدا ہو۔ وہ خود خریدنے گئیں تو انکا مذاق فرنچ قسم کا ہو۔ اور حسب مذاق چیزیں خریدیں +

ملکوں اور باشندوں کی مختصر خبریں

خدیو مصر نے انگریزی بیڑہ جہازات کا اسکندریہ میں خوشی سے معائنہ کیا +

فرانس اور روس کی اندرونی دوستی کی نسبت کوئی خاص بات ظاہر نہ ہوئی +

روس میں قحط کی حالت ایسی بری ہو کہ کوئی کیسے بیان کر سکے۔ کاشتکار لوگ پیٹ پالنے کے لئے گھاس اُبال اُبال کر گذارہ کرتے ہیں +

افغانستان میں جو علیخاں پکڑا گیا ہو۔ وہ علیخانوف نہیں نکلا۔ یہہ شخص بھی روسی جاسوس تو ہو لیکن علیخانوف ایسا خوفناک نہیں +

روس کے تجارتی مدرسوں میں مشرقی زبانوں کی تعلیم جاری کی گئی ہو۔ ترکی۔ فارسی۔ چینی۔ جاپانی۔ ترکستانی زبانوں میں تعلیم دیجائیگی +

امریکہ میں بجائے رسی کے بجلی سے پھانسی دینے کا طریق جاری کیا گیا ہو۔ مجرم کو آرام چوکی پر بٹھا کے سر و پیر میں تار لگاتے اور کل گھماتے ہیں۔ نصف سکنڈ میں جان نکل جاتی۔ اور کچھ تکلیف معلوم نہیں ہوتی ہو +

نیویارک ۶- اگست۔ پورٹ ہا برن صوبہ نیویارک میں ایک مسافر اور مال گاڑی کے درمیان سخت تصادم ہوا۔ بہتیری گاڑیاں اُلٹ گئیں۔ ۱۱ آدمی مرے اور بہتیرے زخمی ہوئے +

بیان ہوا کہ روس کے یہودیوں سے بدسلوکی کی خبریں مبالغہ کے ساتھ مشتہر کی جاتی ہیں۔ روس کے یہودی مخروج قلمرو روم میں بیٹھ کاشتکاری کرینگے۔ اکثر یہودی اس کام کے لائق ہیں +

پیرس میں ریلوے کی ٹکر سے ۹ مسافر مر گئے

۱۵۰ مجروح ہوئے ہیں - ٹکر کے زور سے ۲ گاڑیاں جل گئیں جنمیں مسافر جل کر کباب ہو گئے - یہہ منظر نہایت خوفناک تھا ✦

روس سرحد آسٹریا پر جنگی تیاریاں کر رہا ہے - اُسکا ارادہ آسٹریا پر حملہ کرنیکا نہیں ہے بلکہ اسکا مطلب دفعتاً ایسی حالت میں قسطنطنیہ پر چڑھائی کرنیکا ہے کہ آسٹریا اسبارہ میں مخالفت کرنے کے لئے بالکل مستعد نہ ہو ✦

روسی اخبارات لکھتے ہیں کہ انگلستان نے اتحاد ثلاثہ کے قایم کرنے سے یہہ مطلب رکھا ہوگا کہ فرانس اور روس کو آپس میں لڑا دیں - اس سبب سے روس کے لئے اسوقت ضرور ہے کہ فرانس سے دوستی پیدا کرے ✦

اسکندریہ میں برٹش میڈیٹرینین اسکواڈرن کے چھہ جہاز یکایک پہنچ گئے اور وہاں انکے لنگر بھی گرادیے گئے :: خیال کیا جاتا ہے کہ سلطان نے جو مصاملہ مصر میں دست اندازی کرنا چاہا ہے اُسکے بچاؤ کے لئے یہہ کارروائی کی گئی ہے ✦

چین سے خبر آئی کہ وہاں عیسائی مشنریوں پر سطح ظلم ہو رہا ہے - مخالفت بہت صوبوں میں پھیل گئی ہے :: یانگو میں چار گرجے اور ایک مدرسہ عیسائیوں کا لوگوں نے جلا دیا - عیسائی طاقتیں چین کی ضرور خبر لینگی ✦

یہہ فرحت بخش خبر ہے کہ اس بات کی کوشش ہو رہی ہے کہ ملازمان ریل ہندوستان کو اتوار کی تعطیل دیجایا کرے اتوار کے روز مال گاڑی نہ چلے - صرف میل ٹرین چلے :: اس صورت میں اکثر ملازمان ریل کو چھٹی مل سکے گی ✦

منی پور میں اب امن ہوتا جاتا ہے کل باغی لوگ گرفتار ہو چکے ہیں - جنکی تحقیقات بھی سرگرمی سے کی گئی اور اب سب مقدمہ اختتام کو پہنچنے والا ہے ✦

حیدر آباد - حضور نظام کی دو بہنیں ہیں بڑی کی منگنی سر خورشید جاہ کے فرزند ارجمند کے ساتھ قرار پائی ہے - تیاریاں ہو رہی ہیں - شادی بعد محرم وقوع میں آئیگی - دس لاکھ روپیہ صرف ہوگا ✦

حیدر آباد - محلہ گولی گوڑہ میں ایک برہمن نے ایک کم سن لڑکے کو جو طلائی زیور پہنے ہوئے تھا ذبح کر ڈالا ہنوز اسکی طرح خام پختہ نہ ہونے پائی تھی کہ راہگیران کچ توالی نے موقع واردات پر پہنچکر اسی حالت میں اُس کو گرفتار کر لیا ✦

معلوم ہوتا ہے کہ اس امر کا فیصلہ ہو گیا ہے کہ حضور سر جیمس لائیل لفٹننٹ گورنر پنجاب کی جگہہ سر ڈینس فٹز پٹرک بہادر کا تقرر ہو - کیونکہ حضور وایسرائے بہادر نے نامزد کر دیا ہے ✦

موضع چھپرا واقع ہوڑا میں ایک شخص نے اپنے بھائی پر چھری سے حملہ کیا - دو بڑے زخم اسکے چہرے پر آئے - لیکن وہ بھاگ نکلا - تب اس شخص نے اپنی ماں پر حملہ کر کے اُسکو ہلاک کیا - مجرم گرفتار اور مقدمہ زیر تجویز ہے ✦

دومجور واقع ہوڑا میں کسی شخص نے ایک چار برس کے لڑکے کے بدن سے زیور اُتار لئے اور اُس کو جان سے مار کر ایک تالاب میں پھینکدیا - قاتل کا ابھی پتہ نہیں ملا ✦

ڈھاکہ کے ایک منصف صاحب اس جُرم میں معطل کئے گئے ہیں کہ دفتر کے چپراسی سے گھر میں پنکھا کھنچواتے تھے - ایک دوسرے منصف صاحب اسلئے مجرم گردانے گئے کہ وہ ایک مقروقہ گائے کا دودھ پیتے تھے ✦

کاشی میں بروز بقرعید ایک برہمن اپنی گائے کو قصاب کے ہاتھ بیچنا چاہتا تھا جسکو ایک بنگالی نے ۲ روپیہ آٹھہ آنہ دیکر گائے کو بچایا :: برہمن اور یہہ کر توت ✦

شملہ سخت بارش سے تالاب برسانی خراب ہو گیا ✦

موضع زرہٹی ضلع جونپور میں پُرانے سکوں کا ایک دفینہ برآمد ہوا ہے جسمیں چار سو غیر سکے تین قسم کے - راجہ دیپ چند کے زمانہ کے ہیں - جنکو گیارہ سو برس گذرے کہ اس ضلع پر حکومت کرتے تھے ✦

گیا میں ہندو اور مسلمانوں کے درمیان سخت فساد ہوا - شہر میں غدر ہو گیا - چند دوکانیں اور مکانات لوٹے گئے اور کئی آدمی زخمی ہوئے - چار آدمی مارے گئے مفصل کیفیت تا حال معلوم نہیں ✦

امرتسر سے دو تین میل کے فاصلہ پر ایک ڈاکہ پڑا جسکی نسبت تمام شہر میں زور شور سے غوغا ہو رہا ہے - منشی سندھے خان ڈپٹی انسپکٹر پولیس نے اس وقوعہ کا سراغ نکالا اور ڈاکوؤں کو گرفتار کیا - سنگھ سہائے کی تحریروں پر عام لوگ توجہہ دے رہے ہیں ✦

جہلم میں ایک کنسٹیبل ہزار روپیہ کی خیانت کے جرم میں گرفتار ہو کر دو سال قید اور سو روپیہ جرمانہ کی سزا کا مستوجب ٹھہرا ✦

جالندھر میں مسمٰی جاسوں رائیں نے جو چند روز سے بیمار تھا - اور علاج سے نا امید ہو گیا تھا - ۱۳ جولائی کو ریل گاڑی کے نیچے کچل کر خودکشی کی ✦

انبالہ چھاؤنی میں پلہ داروں میں سخت فساد ہوا - آپسمیں خوب لاٹھی سونٹے چلے - بعض کے سر پھٹ گئے اور کئی ایک سخت مجروح ہوئے - ۱۸ - آدمی ملزم گرفتار ہیں - دیکھئے کیا سزا ملتی ہے ✦

بقول عام کپور تھلہ سے ایک ہمعصر کو خبر ملی ہے کہ وہاں کے دو ایک مالدار لوگوں نے بدمعاش اسلئے نوکر رکھے ہیں - کہ انکی طرف سے پرائیویٹ فساد میں لڑیں اگر یہہ خبر صحیح ہے تو حکام کو خبردار ہونا چاہئے ✦

انبالہ سے بابو چارلس ہتھیار صاحب لکھتے ہیں کہ یہاں دو شخصوں نے پادری گولکناتھ صاحب کے ہاتھ بپتسمہ پایا ✦

مہاراجہ صاحب بہادر والی ریاست پٹیالہ ۵- اگست کو جریدہ طور پر شملہ تشریف لے گئے تھے- وہیں کو واپس تشریف لائے- اس سفر میں صرف سردار شیر سنگھ صاحب پرائیویٹ سکرٹری ہمرکاب تھے ◆

نامہ نگار چکوال ضلع جہلم تحریر فرماتے ہیں کہ یہاں ہر ایک عیسائی کو لوگ پادری کہتے ہیں "یہاں کا تخم ہندوستان پالوش ہو" چند نوجوان اب آریہ بنے ہیں" اکثر کام میجک لینٹرن کے ذریعہ سے کرتا ہوں- لوگ سخت ہیں" علاقہ سے کبھی کبھی لاشیں آتی ہیں ◆

بوٹا سنگھ نامی ایک ریلوے پولیس سرجن اس جرم میں ماخوذ ہو کہ وہ لاہور سٹیشن میں بدمعاشوں کے ذریعہ سے مسافروں کی چیزیں چروایا کرتا تھا- آخر کو پکڑا گیا ◆

میونسپل ایکٹ پنجاب میں جو ترمیمیں سوچی گئی ہیں انمیں سے ایک یہہ ہو کہ میونسپل کمیٹیوں کو مجاز کیا جائے کہ وہ شارع عام پر فحش پیشہ عورتوں کو آباد ہونے سے روکیں اور وہاں سے نکل جانے پر مجبور کریں ◆

بہاولپور میں ہندو لڑکیوں کی ضرورت سے ایک گورمکھی مدرسہ نسوان مقرر کرنیکی تجویز تھی اسپر عملدرآمد کیا گیا- اسکے لئے ایک معلمہ امرتسر سے مقرر ہوکر آئیں- سلسلہ تعلیم جاری ہوگیا- دس بارہ لڑکیاں داخل ہوئی ہیں ◆

گورنمنٹ پنجاب کا ارادہ ہو کہ نئے قانون عمر رضامندی کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کراکے عوام میں تقسیم کرادے تاکہ لوگوں کے دلوں میں جو کچھ غلط فہمیاں اس قانون کی بابت پیدا ہوگئی ہیں رفع ہوجائیں ◆

کلکتہ پریسیڈنسی مجسٹریٹ کے اجلاس سے دو گوالوں کو پھونکا کے جرم میں بیس بیس روپے جرمانہ ہوا اور اسی جرم میں ایک دوسرے دولتمند بنگالی کو پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا دیگئی ◆

بمبئی میں اسقدر وحشیانہ وصدا بارش ہوئی کہ لوگ چیخ اٹھے- میدانوں میں جل تھل ایک ہوگئے- بروچ اور نپولی کے درمیان ریل کی سڑک کئی میل تک شکستہ ہوگئی ◆

جنڈیالہ -۱۶- اگست- قاضی عبداللہ محمدیوں کے ایک امام نے پادری وڈ صاحب کے ہاتھ بپتسمہ پایا ◆

موضع گنونوال کے خونی سرکھے بچ گئے- اور ڈاکہ کی واردات بھی نہ معلوم ہوئی ◆

لودیانہ

خوشی اور شکرگذاری کا مقام ہو کہ اوٹ سٹیشن کھنہ متعلق لودیانہ مشن کے پادری جیمل سنگھ صاحب جنہیں چارپائی پر سوتے ہوئے سانپ نے بازو میں کاٹا تھا ڈاکٹری علاج بروقت ہونے- اور خدا کی مہربانی سے صحت یاب ہوگئے ◆

عیسائی بستی میں ہفتہ زیر اشاعت میں ایک عیسائی سوداگر پارچہ کے ہاں سے کچھ کپڑا وغیرہ کوئی چور بوقت شب لیگیا- پولیس کی سراغ رسانی سے ایک مسلمان گرفتار ہوا- اور چند مسروقہ اشیا بھی تلاشی میں برآمد ہوئیں ◆

عشرہ محرم بخیریت گذر گیا- پولیس اور میونسپل کا انتظام اطمینان بخش تھا" اس شہر میں قریب پچیس تیس تعزیے بنتے ہیں جنمیں کاغذ بانس وغیرہ کے علاوہ بنانیوالوں کی یومیہ مزدوری کا تخمینہ کیا جائے تو سب ملاکر ایک رقم کثیر اس چھوٹے سے شہر پنجاب کے مسلمان لوگوں کی ہر سال اس حالت افلاس وقحط میں صرف ہوتی ہو- مگر کون سمجھائے اور کون سمجھے" ہم نے بازار سے آتے ہوئے شب عاشورہ کو ایک تعزیہ- ایک مسجد کے قریب سڑک پر سجا ہوا کھڑا دیکھا اسمیں جالیکا اور ابرق وپنّی کا کام نہایت عمدہ تھا- اور بہت خوبصورت وسبک روضہ تھا" لوگ بنانیوالے کی جو قریب ایک چارپائی پر بیٹھا ہوا تھا تعریف وتحسین کرتے تھے" تعزیہ کے سرہانے کی طرف کئی ایک اردو میں کچے خط کی لکھی ہوئی عرضیاں ڈوریوں میں لٹکتی تھیں جنہیں دیکھکر ہمیں بڑا افسوس ہوا" شہر کے بعض مسلمان تعزیہ نہیں بناتے لیکن سبیل لگاتے ہیں- دو محمدی سوداگروں کی سبیل کو دیکھنے کا ہمکو بھی اتفاق پڑا- شیشہ الات اور جھنڈے چوکٹوں وغیرہ سے خوب آراستہ- اور محرابوں کو پھول پتوں سے پیراستہ کرکے تماشائیوں کے لئے ایک عمدہ منظر بنا رکھا تھا" سبیلوں کے قایم کرنیکا طریق ایک ایسی صورت پکڑتا جاتا ہو کہ وہ بھی چندروز میں ایک مستحکم اور مہذب مذہبی خادم بنجائیگا" بہادر جو غلام محی الدین تاجران کی سبیل میں دکان کی دیوار پر ایک چوکٹا لٹکتا تھا جسمیں بڑے جلی حروف میں یہہ شعر لکھا ہوا تھا "پانی پیو تو یاد کرو پیاس امام کی" "و پیاسو سبیل ہو یہہ شہیدوں کے نام کی" جس سے یہہ مطلب ہو کہ امام حسین معہ رفقا کربلا میں پیاسے شہید ہوئے کیوں؟ رفاہ امت کیلئے" امتیوں کو واجب ہو کہ جب سبیل کا پانی پئیں انکی پیاس کو یاد کریں- کہ یہہ سب کچھ تکلیفیں امت محمدی کی خاطر انکو سہنی پڑیں- انکی تکلیفات اور شہادت پر غم و ہمدردی ظاہر کریں- انکی ارواح کو بھوکھوں کو کھانا اور پیاسوں کو پانی پلاکے ثواب پہنچائیں اور خود بھی داخل ثواب ہوں" انسانوں کے بدلے کسی محض انسان کا (جو بالطبع گنہگار ہو) تکلیفیں اٹھانا- اور مارا جانا- ہرگز موجب رفاہ نہیں ہوسکتا- تو بھی بہتر ہو کہ ایک آدمی قوم کے بدلے مرے- اور ساری قوم ہلاک نہ ہو" خیال تو عمدہ ہو آیندہ اشاعت میں اسپر اور بھی لکھینگے ◆

بقیہ مولود مقدس

۱۵۲ پھر مرد آشنائے الم مُنہہ کے بل گرا   شدت کے ساتھ مانگی خدا باپ سے دُعا
ہٹتا نہیں پیالہ اگر مجھسے یہہ تو کیا ؛؛   مرضی ہو پوری باپ تیری ہو نہیں چاہتا
دیتا تھا اک فرشتہ اُسے قوت آکے تب
شاگردوں سے کہا یہہ مسیحا نے جاکے تب

۱۵۳ سوتے رہے نہ جاگ سکے ایک لحظہ آہ   متوالے ایسے نیند کے ہوتے ہیں واہ واہ
اب میرا وقت پورا ہی کیا دیکھتے ہو راہ   آپہنچے ہیں قریب فریسی لئے سپاہ
اندھوں کو سوجھتا نہیں مشعل ہی ہاتھ میں
شمشیر نیزہ لاٹھی سپر لائے ساتھ میں

۱۵۴ دیکھی جو بھیڑ خلق کے خدمت گذار نے   ہاں عرصہ نجات کے اُس شہسوار نے
فرمایا عین صلح سے اُس بُردبار نے   کیوں لے کے لاٹھیاں مجھے تم آئے مارنے
میں ہوں تلاش کرتے ہو تم جسکو جوش میں
یہہ سنتے ہی گرے وہ رہے خود نہ ہوش میں

۱۵۵ چوما جب آکے اُسکو یہوداہ نے برملا   یہہ دیکھکر تب اس سے خداوند نے کہا
بوسہ کے ساتھ مجھکو پکڑوا دیا ہی تو کیا   اس سے تو ایک ہم کو نصیحت ہی سیکھنا
اخلاص میں جو دیتے ہیں دھوکا بہت سے ہیں
سہلاکے سر جو کھاتے ہیں بھیجا بہت سے ہیں

۱۵۶ حضرت نے پھر یہہ مجمع اشرار سے کہا۔   مجھکو پکڑ لو جانیدو اُنسے غرض ہی کیا۔
یہہ اسلئے کہ پورا ہو اُس کا کہا ہوا ؛؛   کھویا نہیں کسی کو اجل کے سپرد ہوا
پطرس نے تب تو کھینچ لی تلوار بے خطر ؛؛
اور ایک شخص کے وہیں دی مار بے خطر

۱۵۷ کان اُسکا دہنا اُڑ گیا تلوار لگتے ہی   ملکوس اسکا نام تھا تب بولا وہ نبی
تلوار کر نیام میں اپنی ہنسی خوشی ؛؛   کیا میں نہ مرضی پوری کروں اپنے باپ کی
پھر چھوکے اُسکے کان کو آرام کردیا۔ ؛؛
حضرت نے یہہ بھی رحم کا اک کام کردیا

۱۵۸ چاروں طرف سے گھر گیا اشرار کا ہجوم   گویا ہما کو گھیر نے آئے تھے بوم شوم
آتے تھے ہر چہار طرف سے وہ جھوم جھوم   بہتر یہودیوں سے رہے ساکن صدوم
آخر سپاہیوں نے گرفتار کرلیا۔ ؛؛
زنجیروں بیڑیوں میں مسیحا کو بھر لیا

۱۵۹ اناس پاس لیگئے جب اُسکو بند کر۔   دیتے رہے جناب کو تکلیف رات بھر
جھوٹے گواہ ڈھونڈھے بہت اسکے قتل پر   الزام کچھ لگا نہ سکے قصہ مختصر
پر یہہ کہ اُسکا دعوی تھا ہیکل کو ڈھاؤنگا
میں تین دن کے بعد پھر اُسکو بناؤنگا

۱۶۰ لیکن نہ تھا مسیح کا دعوی یہہ زینہار   اُس نے یہودیوں سے کہا تھا یہہ ایک بار
ڈھاؤ و تم اس مکاں کو تمہارا ہی اختیار   اُس نے یہہ اپنے جسم کے حق میں کہا پکار
جسکے گرانے کے لئے تیار ہیں ابھی
دکھلائی دیتے اُسکے تو آثار ہیں ابھی

۱۶۱ سردار کاہنوں نے مسیحا سے تب کہا   تو ہی اگر مسیح تو اب صاف دے بتا
اُسنے کہا کہوں تو نمانوگے تم ذرا۔   پر ویئے ہاتھ حق کے مجھے دیکھوگے کھڑا
بولے وہ کفر سُننے کی جرأت نہیں رہی
اب کچھ گواہیوں کی ضرورت نہیں رہی

۱۶۲ لائے علی الصباح پلاطس کے روبرو   کی اُسنے جبکہ جرم کے بارہ میں گفتگو
بولے یہودی ہم سے یہہ کیا پوچھتا ہی تو   کیوں لاتے جو خراب نہ ہوتا یہہ تندخو
بولا پلاطس اس میں نہیں جرم نام کو
کیونکر کروں گوارا میں پھر ایسے کام کو

۱۶۳ حاضر جو تھے یہودی پکارے صلیب دے   اے بادشاہ وقت ہمارے صلیب دے
کچھ ہو نہ ہو خطر نہیں بارے صلیب دے   چلّاکے کہہ رہے تھے یہہ سارے صلیب دے
قیصر کا خیر خواہ نہیں تو جو چھوڑ دے
ہاں اچھا بادشاہ نہیں تو جو چھوڑ دے

۱۶۴ بولا پلاطس اُسمیں نہیں کچھ قصور ہی   ماروں نہیں دماغ میں میرے فتور ہی
اُسکا تو چھوڑ دینا ہی لازم ضرور ہی   دیکھو یہہ بادشاہ تمہارے حضور ہی۔
اب یہہ تمہاری عید ہی بتلاؤ کیا کروں ؛
بولو تمہارے واسطے اُسکو رہا کروں ؛؛

۱۶۵ قیدی تھا ایک اور برابّاس دوسرا   خونی تھا چاہئے تھی جسے موت کی سزا
بولے ہمارے واسطے کر تو اُسے رہا۔   پر حکم دے مسیح کے حق میں صلیب کا
خونی کو بیوقوفوں نے یوں سر پہ دھر لیا
تھی جس سے زندگی نہ اُسے مانگ کر لیا ؛؛

(باقی داشتہ)

واسطے پادری ای پی نیوٹن صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں مسٹر ایم وائلی منیجر کے اہتمام سے چھپا